۹۔قال رسول اللہ ﷺ: اِنَّ الدِّینَ یُسْرٌ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک دین آسان ہے۔

(صحیح بخاری، رقم الحدیث 39)

۱۔ یہ ایک لمبی حدیث مبارکہ کا ایک جز ہے۔ اسلام کے اعمال کے آسان ہونے کی کچھ تفصیل اور توضیح یوں سمجھئے کہ۔۔۔ ایک سلسلہ انعاماتِ خداوندی کا ہے اور ایک سلسلہ عبادات کا ہے۔ اللہ تعالیٰ انعام فرماتے ہیں اور بندہ عبادت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے انعامات پر اگر نظر ڈالی جائے تو وہ بے حد و بے حساب ہیں۔

۲۔ ان انعامات کے مقابلہ میں ہونا یہ چاہئے تھا کہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا جاتا اور عبادات کا سلسلہ قائم رہتا۔۔۔ لیکن جو سلسلہ عبادت ہے وہ کس قدر معمولی اور سہل ہے اس کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جو احکامات ہر ایک یعنی بیمار تندرست، امیر غریب سب کے لئے الگ الگ ہیں

۔تو اللہ تعالیٰ کے انعامات کے مقابلے میں عبادات بہت کم ہیں اور پھر ان میں یسر ہی یسر ہے۔

۳۔ ایک حدیث پاک کے مطابق کہ جو شخص دین میں شدت اختیار کرتا ہے، دین پر غلبہ چاہتا ہے لیکن ایسا ممکن نہیں۔ لٰہذا اعتدال اور میانہ روی کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ شدت پسندی سے انسان کے اندر کمزاری بڑھتی ہے اور اس عمل پر نبھا نہیں کر سکے گا۔ وہی عمل بہتر ہے جس پر مداومت ہو سکے اگر مقدار میں وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ دِین آسان ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہر شخص اپنی مَن مانی کرتا پھِرے اور جو سمجھ میں آئے کرتا جائے جیسا کہ بعض لوگ نَماز میں ایسی غلطیاں کر دیتے ہیں جس سے نَماز کالَوٹانا واجب ہوتا ہے مگر وہ نہیں لَوٹاتے، سمجھانے پر کہہ دیتے ہیں کہ بس ہم نے پڑھ لی اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرمائے

۵۔ رَمَضانُ المبارک میں روزہ نہیں رکھتے کہ روزہ رکھنا دُشوار زکوٰۃ فرض ہونے ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر آسانی چاہتا ہے دُشواری نہیں چاہتا☆

پر حساب لگا کر پوری پوری زکوٰۃ ادا کرنے کے بجائے کچھ رقم صَدقہ و خیرات کر کے اپنے دِل کو منا لیتے ہیں کہ ہم نے زکوٰۃ ادا کر دی اللہ تعالیٰ قبول کرنے والا ہے۔

۶۔ یہی لوگ دُنیَوی معاملات میں آسان سے آسان کام کو بھی خوب سوچ سمجھ کر اور اس کے جاننے والوں سے راہنمائی لے کر کرتے ہیں تاکہ نقصان نہ ہو جائے مگر دِینی معاملات میں علمائے کرام کَثَّرَہُمُ اللہُ السَّلَام سے راہنمائی لینا گوارا نہیں کرتے حالانکہ دُنیَوی نقصان کے مقابلے میں دِینی نقصان زیادہ خَسارے کا باعِث ہے کیونکہ یہ آخِرت کا معاملہ ہے۔

۷۔ دین میں آسانی کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عِبادت ہم پر فَرض فرمائی لیکن اپنی رَحمت سے ہم پر تنگی نہیں کی بلکہ آسانی فرماتے ہوئے مُتَبادِل بھی عطا فرما دیئے۔ روزہ فرض کیا لیکن رکھنے کی طاقت نہ ہو تو بعد میں رکھنے کی اِجازت دیدی، بعض صورتوں میں فدیہ کی اِجازت دیدی، کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر ورنہ لیٹ کر اِشارے سے پڑھنے کی اِجازت دیدی، ایک مہینا

روزہ کا حکم فرمایا تو گیارہ مہینے دن میں کھانے کی اِجازت دیدی اور رَمضان میں بھی راتوں کو کھانے کی اِجازت دی بلکہ سحری و افطاری کے کھانے پر ثواب کا وعدہ فرمایا۔

۸۔ گنتی کے چند جانوروں کا گوشت حرام قرار دیا تو ہزاروں جانوروں، پرندوں کا گوشت حلال فرمادیا۔ کاروبار کے چند ایک طریقوں سے منع کیا تو ہزاروں طریقوں کی اِجازت بھی عطا فرمادی۔ مَرد کو ریشمی کپڑے سے منع کیا تو بیسیوں قسم کے کپڑے پہننے کی اِجازت دیدی۔ اَلغرض یوں غور کریں تو آیت کا معنٰی روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر آسانی چاہتا ہے اور وہ ہم پر تنگی نہیں چاہتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے دِین میں بڑی آسانی ہے اور یہ آسانی نبیِّ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بَدولت ہے۔ اب اگر کوئی اس آسانی سے یہ مُراد لے کہ دِین سیکھنا ضَروری نہیں بس اپنی مَن مانی کرتے جاؤ تو یہ بالکل غَلَط ہے اور ایسی سوچ رکھنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ اگر آسانی کا یہی مطلب ہے تو قراٰنِ مجید میں کافی آیاتِ کریمہ

صرف اَحکامات سے متعلق کیوں نازل ہوئیں؟ ہزاروں اَحادیثِ مُبارکہ میں ڈھیروں ڈھیر اَحکام و مَسائل کیوں بیان کئے گئے؟ یاد رکھئے! یہ شیطان کا کُھلا وار ہے، شیطان کے اس وار کو ناکام بناتے ہوئے علمِ دِین سیکھئے اور صحیح طریقے سے عبادت کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قبولیت کی دُعا کیجئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین